کاروبار میں والد کے ساتھ اولاد کی شرکت

انیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۷ تا ۳۰ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۲ تا ۱۵ فروری ۲۰۱۰ء، جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ، گجرات

۱- شریعت اسلامیہ نے مسلمانوں کو معاملات کی صفائی کی طرف خاص توجہ دلائی ہے، اس لئے مسلمان اپنی معاشرت میں معاملات کی صفائی کا خاص اہتمام کریں، خصوصاً تجارت اور کاروبار میں اس کی اہمیت بہت ہی زیادہ ہے۔ ایک شخص تجارت کر رہا ہے، اور اس کی اولاد بھی اس کاروبار میں شریک ہے تو جو بیٹے باپ کے ساتھ کاروبار میں شریک ہو رہے ہیں، ان کی حیثیت (شریک، اجیر یا معاون کے طور پر) شروع سے متعین ہو جائے، تو خاندانوں میں ملکیت کے اعتبار سے جو نزاعات ہوتے ہیں ان کا بڑی حد تک سدّ باب ہو جائے گا، اس لئے اس طرح کے معاملات میں پہلے سے حیثیت متعین کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

۲- اگر والد نے اپنے سرمائے سے کاروبار شروع کیا، بعد میں اس کے لڑکوں میں سے بعض شریک کار ہو گئے، مگر الگ سے انھوں نے اپنا کوئی سرمایہ نہیں لگایا اور والد نے ایسے لڑکوں کی کوئی حیثیت متعین نہیں کی، تو اگر وہ لڑکے باپ کی کفالت میں ہیں تو اس صورت میں وہ لڑکے والد کے معاون شمار کئے جائیں گے، اور اگر باپ کی زیر کفالت نہیں ہیں تو عرفاً جو اجرت عمل ہو سکتی ہے وہ ان کو دی جائے۔

۳- اگر والد کے ساتھ بیٹوں نے بھی کاروبار میں سرمایہ لگایا ہو اور سب کا سرمایہ معلوم ہو کہ کس نے کتنا لگایا ہے تو ایسے بیٹوں کی حیثیت باپ کے شریک کی ہوگی، اور سرمائے کی مقدار کے تناسب سے شرکت مانی جائے گی، سوائے اس کے کہ سرمایہ لگانے والے بیٹے کی نیت والد کے یا مشترکہ کاروبار کے تعاون کی ہو شرکت کی نہیں۔

۴- اگر کاروبار کسی لڑکے نے اپنے ہی سرمائے سے شروع کیا ہو لیکن بہ طور احترام دوکان پر والد کو بٹھایا ہو یا اپنے والد کے نام پر دوکان کا نام رکھا ہو تو اس صورت میں کاروبار کا مالک لڑکا ہوگا، والد کو دوکان پر بٹھانے یا ان کے نام پر دوکان کا نام رکھنے سے کاروبار میں والد کی ملکیت و شرکت ثابت نہ ہوگی۔

۵- باپ کی موجودگی میں اگر بیٹوں نے اپنے طور پر مختلف ذرائع کسب اختیار کئے اور اپنی کمائی کا ایک حصہ والد کے حوالے کرتے رہے تو اس صورت میں باپ کو ادا کردہ سرمایہ باپ کی ملکیت شمار کی جائے گی۔

۶- اگر کسی وجہ سے والد کا کاروبار ختم ہو گیا لیکن کاروبار کی جگہ باقی ہو، خواہ وہ جگہ مملوکہ ہو یا کرائے پر حاصل کی گئی ہو، اور اولاد میں سے کسی نے اپنا سرمایہ لگا کر اسی جگہ اور اسی نام سے دوبارہ کاروبار شروع کیا تو اس صورت میں جس نے سرمایہ لگا کر کاروبار شروع کیا، کاروبار اس کی ملکیت ہوگی، والد کی ملکیت نہیں ہوگی، لیکن وہ جگہ (خواہ مملوکہ ہو یا کرایہ پر لی گئی ہو) دوبارہ کاروبار شروع کرنے والے کی نہیں بلکہ اس کے والد کی ہوگی، اور والد کی وفات کی صورت میں اس میں تمام ورثہ کا حق ہوگا، اور اسی طرح

کاروبار کا گڈ وِل (Goodwill) بھی باپ کا حق ہے اور اس کی وفات کے بعد تمام ورثہ کا حق ہوگا۔

۷- اس موضوع سے متعلق سماج میں پیش آنے والے مختلف مسائل ہیں جن کو واضح کرنے اور عام مسلمانوں کو ان سے واقف کرانے کی ضرورت ہے؛ اس لئے یہ اجتماع اکیڈمی سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ایک مفصل رہنما تحریر تیار کرے اور ان میں جو مسائل قابل تحقیق ہوں حسب گنجائش آئندہ منعقد ہونے والے سمیناروں میں انہیں اجتماعی غور وفکر کے ذریعہ طے کرے۔

۸- ائمہ وخطباء اور علماء کرام سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقے میں معاملات کی صفائی کے سلسلے میں ذہن سازی کریں، اور شرکت ومیراث وغیرہ کے جو شرعی اصول واحکام ہیں ان سے ان کو آگاہ کریں، خاص طور پر والدین، اولاد، بھائیوں اور میاں بیوی کے درمیان شرکت کے مسائل سے واقف کرائیں۔

☆☆☆